ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

معاشی خود مختاری اور چھوٹے و درمیانے کاروبار کے فروغ میں زکوٰۃ اور عطیات کا کردار

ZAKAT AND PHILANTHROPY FOR INCLUSIVE ECONOMIC EMPOWERMENT AND MSME DEVELOPMENT

Azeema Sultan
M.Phil. Scholar, Department of Islamic Thought, History & Culture, Allama Iqbal Open University Islamabad. Email: azeemasultan1989@gmail.com
Dr. Ahmad Raza
Assistant Professor, Department of Islamic Thought, History & Culture, Allama Iqbal Open University Islamabad. Email: ahmad.raza@aiou.edu.pk

Abstract
This study examines how zakat and voluntary philanthropy can support economic empowerment and the development of micro, small, and medium enterprises in Pakistan. It asks under what conditions productive assistance can strengthen recipients' control over assets and income while respecting zakat eligibility and protecting basic household needs. The study uses qualitative documentary and comparative analysis of Qur'anic and Prophetic texts, Hanafi and Shafi'i jurisprudence, collective juristic resolutions, Pakistani legislation, official statistics, and selected empirical studies. The analysis finds that transferring productive assets into eligible recipients' ownership offers a legally and operationally distinguishable route from institutional investment of zakat funds. Evidence from Pakistan supports some components of livelihood assistance and asset finance under specific conditions, while leaving the effect of the proposed combination open to testing. A district pilot would first secure essential needs, then offer an eligible recipient an outright productive grant where feasible. Separately accounted voluntary donations and eligible waqf income would fund training and market access. Repayable finance would depend on demonstrated repayment capacity and informed consent. Evaluation would track business continuity, real net income, food security, and recipients' control over assets and earnings.

Keywords: zakat, philanthropy, economic empowerment, financial inclusion, MSMEs, Pakistan.

تعارف واہمیت

فوری گزارہ الاؤنس کم آمدنی والے گھرانے کو خوراک، علاج اور کرایے کی ادائیگی میں سہارا دیتا ہے۔ اسی گھرانے کے ہنر مند فرد کو موزوں آلہ، مستقل خریدار اور کام کا وقت میسر ہو تو وہ آئندہ آمدنی کا ذریعہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔ تاہم آلے کی فراہمی کے باوجود علاج کا غیر متوقع خرچ، بجلی کی عدم دستیابی یا مقامی طلب کی کمی گھرانے کی معاشی گنجائش محدود کر سکتی ہے۔ اس لیے پیداواری اعانت کی کامیابی میں گھرانے کے بنیادی تحفظ، فرد کے اختیارِ تصرف اور کاروبار کی عملی صورت تینوں اہم ہیں۔ پاکستان میں زکوٰۃ، رضاکارانہ عطیات اور وقف اس مقصد کے لیے مختلف طریقوں سے استعمال ہو سکتے ہیں۔ ان کی شرعی حیثیت اور مالی ذمہ داری کو الگ سمجھنا پروگرام کے ڈیزائن کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

اس تحقیق کا مرکزی سوال یہ ہے کہ پاکستان میں زکوٰۃ اور فلاحی وسائل کو کن شرعی، ادارہ جاتی اور معاشی شرائط کے تحت استعمال کیا جائے تاکہ کم آمدنی والے افراد کو آمدنی اور اثاثوں پر پائیدار اختیار ملے اور قابلِ عمل کاروبار ترقی کر سکیں۔ فرد کے شرعی استحقاق، اس کے کاروبار کی عملی استعداد اور ادارے کی اس اعانت کو پہنچانے کی صلاحیت کا فیصلہ الگ الگ شواہد سے ہوتا ہے۔ سابقہ تحقیق کے ایک حصے میں زکوٰۃ کی ترسیل اور وصول کنندگان کی شناخت دیکھی گئی ہے۔ تجرباتی مطالعات کا دوسرا حصہ اثاثہ جاتی اعانت یا مالیات کے تحت کاروباری اور گھریلو نتائج پر مرکوز ہے۔ ان شواہد سے ایسا عملی خاکہ اخذ کرنا درکار ہے جس میں بنیادی کفالت، تملیک، تکمیلی خدمات اور بعد کی مالیات کے مراحل الگ جانچے جا سکیں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

زکوٰۃ اور فلاحی وسائل کا معاشی و ادارہ جاتی اطلاق

۱۔ معاشی شمولیت اور کاروباری ترقی کا مفہوم

مالی شمولیت سے ادائیگی، بچت اور مالیات تک مناسب رسائی مراد ہے۔ معاشی خود اختیاری اس سے وسیع مفہوم رکھتی ہے۔ نائلہ کبیر کے فریم ورک میں وسائل، اختیارِ فیصلہ اور حاصل شدہ نتائج مل کر خود اختیاری کو واضح کرتے ہیں۔ مثلاً کسی خاتون کے نام پر مشین یا کھاتا درج ہونا رسائی کی علامت ہے۔ معاشی اختیار جانچنے کے لیے معلوم کرنا ہو گا کہ وہ مشین کب اور کیسے استعمال کرتی ہے، خریدار کا انتخاب کیسے کرتی ہے اور حاصل شدہ آمدنی پر اس کا تصرف کتنا ہے۔ کاروباری فروخت اور فرد کے اختیار کو الگ ناپنے سے یہ فرق سامنے آتا ہے۔[1]

خرد، چھوٹے اور درمیانے کاروباروں کی سرمایہ جاتی ضرورتیں مختلف ہوتی ہیں۔ ہنر مند کے لیے پہلا آلہ پیداوار کی شرط ہو سکتا ہے۔ موجودہ کاروبار کو آرڈر ملنے پر خام مال کے لیے گردشی سرمایہ درکار ہو سکتا ہے۔ قائم شدہ ادارے کی توسیع میں مشینری، معیار کی تصدیق اور نئی منڈی تک رسائی اہم ہو سکتی ہے۔ زکوٰۃ سے پیداواری اعانت مستحق فرد سے متعلق ہے، خواہ اس کا ذریعۂ معاش خود روزگاری ہو۔ پختہ کاروبار کی توسیع میں سرمایہ کاری یا شراکت کی اہلیت فروخت، اخراجات اور آئندہ نقدی بہاؤ سے طے ہو گی۔ دونوں کے لیے الگ ذرائع رکھنے سے مستحق کا حق اور تجارتی فیصلے کی جواب دہی واضح رہتی ہے۔

۲۔ مصارفِ زکوٰۃ اور مستحق کی عزتِ نفس

قرآن مجید نے زکوٰۃ کے مصارف متعین کیے ہیں۔ سورۃ التوبہ میں ارشاد ہے۔

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ۔[2]

زکوٰۃ فقیروں، مسکینوں، اس کے عاملوں، تالیفِ قلب کے مستحقوں، گردنیں آزاد کرانے، قرض داروں، اللہ کی راہ اور مسافروں کے لیے ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ فریضہ ہے، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، حکمت والا ہے۔

غربت اور قرض کی بنیاد پر استحقاق میں متعلقہ فقہی شرائط کی تحقیق ضروری ہے۔ کاروبار کی خواہش یا کسی چھوٹی دکان کی ملکیت سے استحقاق خود بخود ثابت نہیں ہوتا۔ اسی طرح سورۃ البقرہ میں صدقہ دینے کے بعد احسان جتلانے اور اذیت دینے سے ممانعت کا تعلق رقم کے ساتھ تقسیم کے طریقے سے بھی ہے۔[3] درخواست کی چھان بین اور تقسیم میں مستحق کی شناخت، گھریلو حالات اور مالی مشکلات کی رازداری اسی اخلاقی ذمہ داری کا عملی تقاضا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذؓ کو یمن بھیجتے ہوئے زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کا رخ واضح کیا۔

تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ۔[4]

یہ ان کے مال داروں سے لی جائے گی اور ان کے فقیروں کو دی جائے گی۔

حدیث میں مالی ذمہ داری اور مستحق کی طرف رقم کے انتقال کو باہم جوڑا گیا ہے۔ پیداواری پروگرام میں اس کا عملی تقاضا یہ ہے کہ حسابی منظوری کے بعد یہ بھی معلوم ہو کہ مستحق نے نقد رقم یا اثاثہ واقعی وصول کیا اور اسے استعمال کرنے کی آزادی حاصل کی۔

۳۔ تملیک اور پیداواری اعانت کی فقہی بنیاد

حنفی فقیہ علاء الدین کاسانی زکوٰۃ کے رکن کی توضیح میں مستحق کو مال کا مالک بنانے اور اسے حوالے کرنے پر زور دیتے ہیں۔ اس اصول کے مطابق پیداواری گرانٹ کی تصدیق میں خرید کی رسید کے ساتھ قبضہ، ملکیت اور اختیارِ تصرف کے شواہد دیکھے جائیں گے۔ کسی ادارے کی ملکیت والی مشین سے وقتی استفادے کا انتظام مشترکہ خدمت کے طور پر مفید ہو سکتا ہے اور اسے الگ فلاحی ذریعے سے چلایا جا سکتا ہے۔ زکوٰۃ کی مجوزہ تملیکی گرانٹ میں وصول کنندہ کے ذمے اصل رقم یا آلے کی لازمی واپسی مقرر کرنے سے عقد اور اعانت کی نوعیت بدل جاتی ہے۔[5]

---

[1] Naila Kabeer, "Resources, Agency, Achievements: Reflections on the Measurement of Women's Empowerment," Development and Change 30, no. 3 (1999): 437–440.

[2] القرآن الکریم، التوبہ ۹:۶۰

[3] القرآن الکریم، البقرہ ۲:۲۶۲۔

[4] البخاری، صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، حدیث ۱۳۹۵۔

[5] الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، جلد ۲، کتاب الزکاۃ، فصل رکن الزکاۃ۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

شافعی فقہی روایت میں امام نووی پیشہ ور فقیر کے لیے پیشے کے مناسب آلات کی اعانت کا ذکر کرتے ہیں۔ ان کی بحث میں کفایت کا تعین پیشے، مقام، زمانے اور فرد کی صورتِ حال سے جڑا ہے۔ ایک سال اور طویل مدتی کفایت کے بارے میں مختلف اقوال بھی مذکور ہیں۔ فقہی نظیر سے مستحق کاریگر کے لیے آلے یا متعلقہ وسائل کی فراہمی کا جواز سمجھ میں آتا ہے۔ ہر پیشے کی اصل ضرورت اور موزوں رقم الگ متعین ہو گی۔[6]

بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی کی قرارداد ۱۶۵ ہنر مند فقیر کو اوزار اور چھوٹے کاروبار یا خاندانی زرعی سرگرمی کے وسائل مہیا کرنے کی گنجائش بیان کرتی ہے۔ قرارداد ۱۵ میں زکوٰۃ فنڈ سے ادارہ جاتی سرمایہ کاری کی گنجائش بنیادی اور فوری ضروریات پوری ہونے، نقصان سے بچاؤ کے مناسب تحفظ، اور منصوبے کی مستحقین کی بالآخر ملکیت یا بااختیار زکوٰۃ ادارے کے زیرِ انتظام ہونے سے مشروط ہے۔ براہِ راست تملیک میں فرد کی ملکیت اور رقم کا مصرف نسبتاً آسانی سے جانچا جا سکتا ہے۔ اجتماعی سرمایہ کاری کے لیے اختیار، خطرے کی حد، نقصان کی ذمہ داری اور مستحقین کی ضروریات پوری ہونے کی تصدیق پہلے درکار ہے۔[7]

۴۔ صدقات، وقف اور قابلِ واپسی مالیات کا تکمیلی کردار

نفلی صدقہ عطیہ دہندہ کی جائز تخصیص اور متعلقہ قانون کے تحت تربیت، مرمت، مشترکہ سہولت اور منڈی تک رسائی پر خرچ کیا جا سکتا ہے۔ وقف میں اصل مال قائم رکھ کر اس کی منفعت مقررہ مقصد کے لیے جاری رکھی جاتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے خیبر کی زمین کے بارے میں مشورہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا۔[8]

اگر چاہو تو اس کا اصل مال روک لو اور اس کی منفعت صدقہ کر دو۔

کسی وقف کی آمدنی کو کاروباری تربیت یا مشترکہ ورکشاپ پر لگانے کے لیے وقف کی شرط اور متعلقہ قواعد دیکھنا ہوں گے۔ اسی طرح قرضِ حسن میں اصل رقم کی واپسی کی ذمہ داری قائم رہتی ہے۔ اسے الگ مجاز فنڈ سے دیا جائے اور قرض لینے والے کی رضامندی، مقصد اور ادائیگی کی استطاعت درج کی جائے۔ ضرورت مند اقلیتی گھرانوں کو مشترکہ سہولتوں میں شامل کرنے کے لیے وسیع فلاحی اہلیت اپنائی جا سکتی ہے۔ زکوٰۃ کے راستے میں متعلقہ شرعی مصرف کی جانچ الگ رہے گی۔

۵۔ پاکستانی معاشی اور قانونی تناظر

پاکستان بیورو برائے شماریات کی معاشی مردم شماری ۲۰۲۳ میں تقریباً ۱۷ لاکھ ۴۳ ہزار معاشی اکائیاں درج ہوئیں۔ جدول ۴ء۳ میں تقریباً ۶۸ لاکھ ۲۱ ہزار اکائیاں دس سے کم کارکنوں والے زمرے میں شمار ہوئیں۔ اس زمرے میں وہ اکائیاں بھی شامل ہیں جن کے کارکنوں کی تعداد درج نہیں۔ مالیاتی ضوابط میں کاروبار کی درجہ بندی سالانہ فروخت سے ہوتی ہے۔ اسٹیٹ بینک کے ۱۶ جولائی ۲۰۲۶ کے سرکلر کے مطابق خرد کاروبار کی حد ۳ کروڑ روپے تک، چھوٹے کاروبار کی ۳ کروڑ سے زائد اور ۴۰ کروڑ تک، اور درمیانے کاروبار کی ۴۰ کروڑ سے زائد اور ۲۰۰ کروڑ روپے تک ہے۔[9]

جون ۲۰۲۶ میں بینکوں اور ترقیاتی مالیاتی اداروں کی ایس ایم ای مالیات کا بقایا حجم ۹۰۶ء۷۱ ارب روپے، یعنی ملکی نجی شعبے کی مجموعی بقایا مالیات کا ۷ء۷۶ فی صد تھا۔ اسی جدول میں ۳۱۹،۱۶۶ قرض گیر درج ہیں۔ یہ اعداد جولائی کی نئی تعریف سے پہلے مرتب ہوئے۔ مردم شماری کی معاشی اکائی اور مالیاتی رپورٹ کا قرض گیر الگ اکائیاں ہیں۔ ان کے شمار کو تقسیم کر کے ملک میں کاروباری قرض کی رسائی کی شرح اخذ کرنا گمراہ کن ہو گا۔[10]

عالمی بینک کے گلوبل فِنڈیکس میں پاکستان کے ۲۰۲۴ کے سروے کے مطابق تقریباً ۱۲ فی صد بالغ خواتین اور ۴۲ فی صد بالغ مردوں کے پاس کسی مالی ادارے یا موبائل منی سروس کا کھاتا تھا۔ تقریباً ۳۰ فی صد نکات کا فرق ظاہر کرتا ہے کہ ڈیجیٹل درخواست اور ادائیگی کا واحد راستہ اختیار کرنے پر بعض اہل گھرانوں کی رسائی محدود رہ سکتی ہے۔ قابلِ رسائی درخواست مراکز، دستاویز بنانے میں مدد اور مستحق کے اپنے تصرف میں کھاتے کی سہولت، ڈیجیٹل نظام کی مفید تکمیل ہو سکتی ہیں۔[11]

---

[6] النووی، المجموع شرح المھذب، جلد ۶، کتاب الزکاۃ، باب قسم الصدقات، ص ۱۷۵–۱۷۶۔

[7] International Islamic Fiqh Academy, Resolution No. 165 (3/18), July 14, 2007, secs. 3–4. International Islamic Fiqh Academy, Resolution No. 15 (3/3), October 16, 1986.

[8] صحیح البخاری، کتاب الشروط، حدیث ۲۷۳۷۔

[9] Pakistan Bureau of Statistics, Economic Census Report (2025), table 3.4, 51. State Bank of Pakistan, SH&SFD Circular No. 03 of 2026, July 16, 2026, para. 2.

[10] State Bank of Pakistan, Quarterly SME Finance Review, June 2026, table 1 and reporting note.

[11] World Bank, "Pakistan," *Gender Data Portal*, Global Findex Database, account ownership by sex, 2024 survey.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ پاکستان میں سرکاری نظمِ زکوٰۃ کا تاریخی حوالہ ہے۔ پنجاب زکوٰۃ و عشر ایکٹ ۲۰۱۸ کی دفعہ ۸ مستحقین کی کفالت یا بحالی کے لیے براہِ راست یا اداروں کے ذریعے اعانت کی صورت بیان کرتی ہے۔ دفعہ ۹ فنڈ سے ادائیگی، جبکہ دفعات ۱۰ اور ۱۱ حسابات اور آڈٹ سے متعلق ہیں۔ کسی مخصوص صوبے میں ضلعی پروگرام شروع کرتے وقت اسی صوبے کے نافذ ضوابط اور منظوری کے اختیارات کی جانچ ضروری ہو گی۔[12]

۶۔ پاکستانی شواہد اور ان کی حدود

گیلیین، جاوید اور فان دن بو گارڈ کے ۲۰۲۴ کے ٹیلی فون سروے میں ۵۰۰، ۷ خود شناخت کردہ سنی پاکستانی جواب دہندگان شامل تھے۔ محققین نے اسی آبادی کے لیے اس سال زکوٰۃ کی ادائیگی کا تخمینہ ۶۱۹ ارب روپے سے زائد لگایا۔ زکوٰۃ دہندگان میں دو تہائی سے زیادہ نے افراد کو براہِ راست ادائیگی کی اطلاع دی۔ یہ سروے سے اخذ کردہ تخمینہ ہے۔ ریاستی فنڈ کی وصولی اور ضلعی پائلٹ کے لیے دستیاب رقم الگ معلوم کرنا ہو گی۔ بعد کے ورکنگ پیپر میں سروے اور پنجاب کے ریکارڈ سے وصول کنندگان میں خواتین کا بڑا حصہ سامنے آیا۔ وصولی سے رقم پر ان کا عملی اختیار معلوم نہیں ہوتا۔ ظفر اور عزیز کے خیبر پختونخوا کے مطالعے میں فی کس ضلعی گزارہ الاؤنس کی تقسیم اور گھریلو غذائی عدم تحفظ کی شدت کے درمیان منفی تعلق ملا۔ ضلعی رقم پروگرام سے ممکنہ استفادے کا بالواسطہ پیمانہ ہے۔ یہ بتانے کے لیے کہ ہر گھرانے کو کتنی زکوٰۃ ملی اور اس کا غذائی تحفظ پر کتنا اثر ہوا، گھرانے کی سطح پر مزید شواہد درکار ہیں۔[13]

بینرجی اور رفقا کے چھ ملکی بے ترتیب تجربے میں انتہائی غریب گھرانوں کو اثاثے، گزارہ اعانت، تربیت اور مسلسل رہنمائی کا مجموعہ پیش کیا گیا۔ پاکستانی نمونے میں موازنے کے گروہ کے مقابلے میں مجموعی ماہانہ مصرف تقریباً ۷ فی صد اور اثاثوں کی قدر ۲۹ فی صد زیادہ تھی۔ غذائی مصرف کا فرق شماریاتی طور پر واضح نہیں تھا اور خواتین کی خود اختیاری پر بھی کوئی نمایاں دیرپا اثر رپورٹ نہیں ہوا۔ تجربہ پوری مداخلت کا اثر بتاتا ہے۔ اثاثے کے تنہا اثر یا زکوٰۃ سے ادائیگی کے مخصوص اثر کے لیے الگ تحقیق درکار ہے۔ پاکستان کے قومی پروگرام برائے خروج از غربت میں سماجی تنظیم سازی، ذریعۂ معاش اور مالی شمولیت کو جوڑا گیا۔ اس پروگرام کی دستاویز عمل درآمد کی ایک مثال ہے۔[14]

باری اور رفقا کے پاکستانی تجربے میں اخوت کے تجربہ کار خردمالیاتی صارفین کو معمول کی حد سے تقریباً چار گنا مالیت کے کاروباری اثاثے کی مالیات پیش کی گئی۔ پیشکش کے لیے منتخب صارفین کے کاروباری اثاثے اور اوسط ماہانہ منافع بڑھے۔ منافع میں اضافہ موازنہ گروہ کے اوسط کا تقریباً ۱۱ فی صد تھا۔ ملازمتوں پر شماریاتی طور پر واضح اثر سامنے نہیں آیا۔ موازنہ معمول کی حد کے بلاسود قرض سے تھا، اس لیے اضافی سرمایہ، اثاثہ جاتی معاہدہ اور صارفین کا پہلے سے کاروباری تجربہ نتائج کی تعبیر میں اہم ہیں۔ انتہائی غریب گھرانوں، نئے کاروباروں یا زکوٰۃ گرانٹ کے لیے یکساں نتائج فرض کرنے کا جواز محدود ہے۔[15]

دونوں تجربات ایسے گروہوں سے متعلق ہیں جن کی ضرورتیں مختلف ہیں۔ انتہائی غریب گھرانے کے لیے روزمرہ اخراجات کا تحفظ اور اختیاری اعانت ضروری ہو سکتی ہے۔ قائم شدہ کاروبار میں درست آلے اور مناسب مقدار میں سرمایہ ملنے سے پیداوار بڑھ سکتی ہے۔ اس فرق کی بنا پر گھرانے کے تحفظ، فرد کی مرضی اور کاروبار کی تیاری کو مجوزہ پروگرام میں الگ فیصلوں کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

---

[12] Zakat and Ushr Ordinance, 1980 (Pakistan), secs. 7–9. The Punjab Zakat and Ushr Act 2018, secs. 8–11.

[13] Max Gallien, Umair Javed, and Vanessa van den Boogaard, *Zakat Payments in Pakistan Exceed State Social Protection* (Brighton, UK: Institute of Development Studies, 2025), 1–2. Gallien, Javed, and van den Boogaard, *Zakat as Non-State Social Welfare Provision: Distributional Dynamics and Gender Equity in Pakistan*, ICTD Working Paper 234 (2026), abstract. Muhammad Bilal Zafar and Yasir Aziz, "Zakat and Sustainable Development Goals: Does Islamic Almsgiving Reduce Food Insecurity?," *Food Ethics* 11 (2026): art. 15, "Data and Methodology," "Results," table 7, and "Limitations and Future Research."

[14] Abhijit Banerjee et al., "A Multifaceted Program Causes Lasting Progress for the Very Poor: Evidence from Six Countries," Science 348, no. 6236 (2015): 1260799. Abdul Latif Jameel Poverty Action Lab, "Graduating the Ultra-Poor in Pakistan," "Results and Policy Lessons." International Fund for Agricultural Development, "National Poverty Graduation Programme," project 2000001467.

[15] Faisal Bari et al., "Asset-Based Microfinance for Microenterprises: Evidence from Pakistan," American Economic Review 114, no. 2 (2024): 535–536, 552–553.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

۷۔ پاکستان میں ضلعی سطح پر عملی ترتیب

ضلعی پروگرام میں اہل گھرانوں کی فوری ضروریات، ہنر، دستیاب وقت، اثاثوں اور مقامی طلب کا ابتدائی جائزہ لیا جائے۔ متعلقہ اجازت اور رضامندی کے تحت غربت کے رجسٹر سے ابتدائی معلومات لی جا سکتی ہیں۔ شرعی استحقاق کی دستاویزی تصدیق الگ ہو۔ محض بہتر کاروباری درخواست لکھ سکنے والے امیدواروں کو ترجیح دینے سے اصل ہدف کی آبادی باہر رہ سکتی ہے۔ درخواست میں مدد، آسان شکایت اور ایسے افراد کے لیے کفالت یا اجرتی کام کی رہنمائی رکھی جائے جن کے لیے اپنا کاروبار مناسب راستہ نہیں۔ عملی ترتیب درج ذیل ہے۔

1. **فوری کفالت۔** بنیادی گھریلو ضرورت پوری کرنے کے لیے استحقاق کے مطابق زکوٰۃ یا موزوں غیر زکوٰۃ اعانت دی جائے اور وصولی درج کی جائے۔

2. **پیداواری گرانٹ۔** ہنر، مقامی طلب اور فرد کی ترجیح کے مطابق اہل مستحق کو منتخب آلہ یا سرمایہ مکمل ملکیت کے ساتھ دیا جائے۔ قبضہ اور وصولی کی تصدیق کی جائے۔

3. **تکمیلی خدمات۔** تربیت، مشترکہ آلات، خریدار سے رابطے اور ترسیل کا خرچ غیر زکوٰۃ عطیے یا مجاز وقف آمدنی سے اٹھایا جائے۔

4. **کاروبار کی توسیع۔** مستقل طلب اور قابلِ برداشت اقساط ثابت ہوں تو الگ قرضِ حسن یا مجاز اسلامی مالیاتی ادارے کی سہولت پر غور کیا جائے۔ مستحق کی آزاد رضامندی بنیادی شرط ہو۔

ایک فرضی مثال میں ہنر مند درزن کو مقامی طلب میسر ہے، مگر اس کی پرانی مشین بار بار خراب ہوتی ہے۔ اس کی پسند کی مشین اس کے نام خرید کر قبضہ اور ملکیت کی تصدیق کی جائے۔ غیر زکوٰۃ عطیے سے لاگت کا حساب، قیمت مقرر کرنے اور آرڈر درج کرنے کی تربیت دی جا سکتی ہے۔ مستقبل میں بڑا آرڈر ملنے پر خام مال کی مالیات کا فیصلہ متوقع وصولیوں اور گھریلو ضروریات کو ساتھ رکھ کر ہو گا۔

اسی مثال میں ماہانہ وصولی ۳۶ ہزار روپے، نقد کاروباری خرچ ۱۸ ہزار اور ضروری گھریلو حصہ ۱۲ ہزار ہو تو ۶ ہزار روپے بچتے ہیں۔ نقد کاروباری خرچ برقرار رہے اور وصولی ۲۰ فی صد کم ہو تو ۲۸،۸۰۰ روپے کی وصولی پر ۱،۲۰۰ روپے کا خسارہ ہو گا۔ اس حساب میں پہلے ماہ کی فاضل رقم سے مستقل قسط مقرر کرنا گھرانے کے لیے خطرہ پیدا کر سکتا ہے۔ عملی جائزے میں خام مال کی ممکنہ بچت، موسمی طلب، مرمت اور خریدار کی طرف سے تاخیر سے ادائیگی بھی شامل ہو۔

کسی علاقے میں ایک ہی نوعیت کے اثاثے بڑے پیمانے پر دینے سے پہلے طلب، قیمت، بجلی، خام مال، ترسیل اور مرمت کی سہولت جانچی جائے۔ کاروبار کا رسمی اندراج یا بڑے خریدار سے معاہدہ اسی وقت مفید ہے جب اس کی لاگت اور پابندیاں متوقع فائدے کے متناسب ہوں۔ کسی کاروبار میں مسلسل طلب ثابت ہو جائے تو خریدار اور مالیاتی ادارے تک رسائی بڑھانے سے اسے اگلے مرحلے میں مدد مل سکتی ہے۔

۸۔ نگرانی اور اثر کی پیمائش

مستحق کا انتخاب، خرید کی منظوری، ادائیگی اور وصولی کی تصدیق مختلف ذمہ دار افراد کے پاس ہوں۔ زکوٰۃ، دوسرے عطیات، وقف کی آمدنی اور قرض کی واپسی کے الگ حساب رکھے جائیں۔ ہر زکوٰۃ گرانٹ میں مصرف، اثاثے کی قدر، تاریخِ قبضہ اور وصول کنندہ کی تصدیق درج ہو۔ خریداری میں زائد قیمت یا مفادات کے ٹکراؤ کی شکایت آزاد نگران دیکھے۔ عوامی رپورٹ میں مجموعی اعداد شامل ہوں اور مستحق کی نجی معلومات صرف مجاز عملے تک محدود رہیں۔ منتخب وصول کنندگان سے براہِ راست تصدیق حسابی اندراج اور اصل منتقلی کا موازنہ ممکن بناتی ہے۔

تمام گرانٹ وصول کنندگان میں کاروبار شروع کرنے یا جاری رکھنے والوں کا تناسب درج کیا جائے۔ کاروباری بقا کی شرح ان اکائیوں میں الگ معلوم ہو جو ابتدا میں فعال تھیں۔ دونوں شرحیں ساتھ دینے سے شروع ہونے سے پہلے کی ناکامیاں بھی تجزیے میں رہیں گی۔ کاروباری آمدنی سے خام مال، کرایہ، اجرت، توانائی اور فرسودگی کے مناسب اخراجات منہا کر کے حقیقی خالص آمدنی ناپی جائے۔ مہنگائی اور موسم کا فرق ملحوظ رہے۔ غذائی تحفظ، ہنگامی خرچ برداشت کرنے کی گنجائش اور آمدنی پر فرد کا اختیار الگ اشاریے ہوں۔ نتائج جنس، مقام، معذوری اور سابق کاروباری تجربے کے لحاظ سے دکھائے جائیں، بشرطیکہ چھوٹے گروہوں کے افراد کی شناخت ظاہر نہ ہو۔

ابتدائی جائزے کے بعد ۶، ۱۲ اور ۲۴ ماہ پر دوبارہ معلومات لی جائیں۔ بنیادی امداد تمام اہل گھرانوں کو ملے۔ اگر اضافی کاروباری سہولت مرحلہ وار فراہم ہو رہی ہو تو باخبر رضامندی اور اخلاقی منظوری کے ساتھ مختلف علاقوں میں پیشکش کی ترتیب قرعہ اندازی سے متعین کی جا سکتی ہے۔ پہلے سے طے شدہ اشاریوں میں گروہوں کا موازنہ پیشکش کی بنیاد پر کیا جائے تاکہ صرف کامیاب کاروباروں کی رپورٹنگ کا تعصب کم ہو۔ پیروی میں شرکت چھوڑنے والوں کی شرح، پڑوسی کاروباروں پر اثر اور فی برقرار کاروباری اضافی خالص آمدنی کی لاگت بھی رپورٹ کی جائے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

خلاصہ

زکوٰۃ کے ذریعے مستحق گھرانے کا بنیادی تحفظ بہتر بنایا جاسکتا ہے اور مناسب صورت میں فرد کو پیداواری اثاثے کا مالک بنایا جاسکتا ہے۔ رضاکارانہ عطیات اور وقف کی مجاز آمدنی ایسی خدمات فراہم کر سکتی ہیں جن سے اس اثاثے کی معاشی افادیت بڑھتی ہے۔ پائیدار خود اختیاری اس وقت سامنے آئے گی جب مستحق کو حقیقی تصرف ملے، کاروبار مقامی طلب کے مطابق چلے اور آمدنی میں کمی کے دوران گھرانے کی بنیادی ضروریات محفوظ رہیں۔ مجوزہ ضلعی خاکے میں استحقاق، کاروباری موزونیت اور ادائیگی کی استعداد الگ جانچنے سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ کس مرحلے پر کون سا ذریعہ واقعی فائدہ دیتا ہے۔

نتائج تحقیق

1. قرآن کے مقرر کردہ مصارف اور حدیث کی ہدایت کے مطابق پیداواری زکوٰۃ گرانٹ کا پہلا معیار مستحق فرد کی اہلیت ہے۔
2. فقہی مصادر میں ہنر مند فقیر کے لیے موزوں آلات کی فراہمی کی گنجائش ملتی ہے۔ براہِ راست تملیک میں قبضہ اور اختیارِ تصرف کے شواہد لازم ہیں۔
3. زکوٰۃ سے ادارہ جاتی سرمایہ کاری کی فقہی گنجائش فوری ضروریات کی تکمیل، مناسب تحفظ اور بااختیار انتظام جیسی شرائط سے وابستہ ہے۔
4. نفلی عطیات اور وقف کی مجاز منفعت تربیت اور مشترکہ خدمات کو سہارا دے سکتی ہے۔ قابلِ واپسی مالیات کا فیصلہ الگ فنڈ اور گھرانے کی ادائیگی کی استعداد پر ہو گا۔
5. پاکستانی تجربات بعض حالات میں اثاثوں، مصرف یا منافع میں اضافہ دکھاتے ہیں۔ خواتین کے اختیار، ملازمت اور مجوزہ زکوٰۃ ماڈل کے اثر کے لیے مزید پیمائش درکار ہے۔
6. کاروباری بقا، حقیقی خالص آمدنی، بنیادی گھریلو تحفظ اور فرد کا اختیار ساتھ ناپنے سے پائیدار معاشی فائدے کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

سفارشات

1. ضلعی ادارے بنیادی کفالت اور پیداواری گرانٹ کے لیے الگ راستے بنائیں اور پروگرام میں شرکت کو مستحق کی مرضی سے مشروط رکھیں۔
2. اہلیت کی شرعی تصدیق اور کاروباری موزونیت کے جائزے کو الگ رکھیں۔ درخواست کے لیے مقامی مرکز، تحریری مدد اور شکایت کا راستہ مہیا کریں۔
3. تملیکی گرانٹ میں حقیقی قبضہ اور وصولی درج کریں۔ زکوٰۃ، صدقات، وقف اور قرض کی رقوم الگ حساب میں رکھیں اور مستقل آڈٹ کرائیں۔
4. پیشہ، مقامی طلب اور رسد کی بنیاد پر اثاثے منتخب کریں اور تربیت، منڈی سے رابطے اور مشترکہ خدمات کے لیے الگ غیر زکوٰۃ وسائل مہیا کریں۔
5. ادائیگی کی استطاعت جانچتے ہوئے کم فروخت، غیر متوقع اخراجات اور گاہک کی تاخیر کو حساب میں لائیں۔
6. ابتدائی پائلٹ کے نتائج ۶، ۱۲ اور ۲۴ ماہ پر شائع کریں۔ کم فائدہ، بنیادی امداد میں تاخیر یا صنفی اخراج سامنے آئے تو طریقۂ کار اور خدمات کی ترتیب میں اصلاح کریں۔